بسم اللہ الرحمن الرحیم یا علی ادرکنی

ولایت المومنین

مرتبہ

خادم الشریعۃ المطہرہ سائلِ بابُ الیقین

مولانا سیدوحیدالدین حیدر جعفری صاحب قبلہ مدظلہ العالی (اخباری)

پیشکش

علمدار حسین خان زوار (اخباری)

پتہ: ۷۷۴-۳-۲۲، پرانی حویلی، حیدرآباد دکن-۵۰۰۰۲۴

قطعہ

ہے روش اپنی الگ سب سے جدا کہتے ہیں
یعنی بس آلِ محمدؐ کا کہا کہتے ہیں
ہم نصیری نہیں مومن ہیں مگر ایسے ہیں
بعض حالات میں حیدرؑ کو خدا کہتے ہیں

شہیدِ راہِ حق سائلِ بابِ العلم
مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری اعلی اللہ مقامہٗ (اخباری)

سببِ قتل

"تائید علیؑ ولی اللہ و خونی ماتم"

شہید راہِ حق سائلِ بابُ العلم مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری اعلی اللہ مقامہ (اخباری)، مراجع و مجتہدین کے خلاف شرع محمدیؐ فتاویٰ دینے پر کھلے عام مخالفت کر رہے تھے چنانچہ ۲۶/ صفر المظفر مولانا ایک مجلس کو خطاب کرکے دوسری مجلس سے خطاب کرنے کیلئے کوہِ مولا علیؑ جا رہے تھے اثناءِ راہ میں مقلدین مجتہدین نے قتل کر دیا۔

(۲)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب : وُلایت المومنین

مرتب : خادم شریعۃ المطہرہ سائل باب الیقین

مولانا سید وحید الدین حیدر جعفری صاحب قبلہ مدظلہ العالی (اخباری)

سن اشاعت: جون ۲۰۱۱ء م رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

تعداد : ۵۰۰

سرورق : محمد غوث الدین عظیمؔ الخطاط

کمپیوٹر کمپوزنگ: عبید گرافکس، سکنڈ فلور جمال مارکٹ، چھتہ بازار، حیدر آباد۔

طباعت : آفتاب گرافکس، سکنڈ فلور، جمال مارکٹ، چھتہ بازار، حیدر آباد۔

پیشکش : علمدار حسین خاں زوّار (اخباری)

نوٹ: یہ کتاب صرف اور صرف دعویداران شیعت کیلئے ہے۔ دوسرے حضرات اسے پڑھنے کی زحمت نہ فرمائیں۔

سورۂ فاتحہ

عماد الاسلام مجدد مذہب حقہ

سرکار ریاض الملت مولانا سید ریاض الدین حیدر جعفری اعلی اللہ مقامہ (اخباری)

(شمس الافاضل محقق علوم مشرقیہ کتب خانہ نواب سالار جنگ بہادر)

شہید راہ حق سائل باب العلم مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری اعلی اللہ مقامہ (اخباری)

زوّار حسین خاںؒ (زوّار ساؤنڈ)، حیدر حسین خاںؒ

بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

وُلایت المومنین

قارئین اللہ علیؑ مدد۔۔۔۔

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ فی زمانہ یہ دیکھا جارہا ہے کہ جنکے ارواح خود شک وغفلت یا پھر جہل، دائمی نیند کا شکار ہو چکے ہیں اب ایسے افراد علم ومعرفت کی گفتگو کررہے ہیں اُنہیں جاننا چاہیے کہ سب سے بڑا گناہ خدا اور رسولؐ پر الزام لگانا اور جھوٹ بولنا ہے جو شخص احکاماتِ الٰہی سے بے خبر ہو احکامات کے سمجھنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو اور خود کو اہل ظاہر کرتا ہو وہ جہنمی ہے۔امیر المومنینؑ نے فرمایا پروردگار عالم منافق اور فاسق (جوا وشراب وغیرہ) میں کبھی تین باتیں پیدا نہیں کرتا حُسن سماعت وحُسن فہم اور حُسن خلق جسکے یہاں فہم مفقود ہو اب وہ کیسے مفاہیم حدیث سمجھ پائینگے ایسے افراد نہ صرف اپنے نفس کو ہلاک کررہے ہیں بلکہ اپنے ہوا خواہوں، ہم نشینوں کے نفوس کے قاتل بن رہے ہیں اور جو نفس قتل ہورہا ہے یہ مقتول بہ زبان علم قاتل قرار پاتا ہے جسکا ٹھکانہ جہنم ہے۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا علم حاصل کرنے اور یاد کرنے کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ایسا نور ہے کہ اللہ جسے ہدایت کرنا چاہتا ہے تو اُسکے دل میں قرار دیتا ہے۔امیر المومنینؑ نے فرمایا علم وہ شجر ہے جو دل میں اُگتا ہے اور زبان پر پھل دیتا ہے۔ونیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اپنے شیعوں میں سے جسکو چاہتے ہیں اپنا علم عطا کرتے ہیں۔

ان احادیثِ معصومینؑ کی روشنی میں یہ طئے ہوچکا یقیناً شیعہ ہونگے مگر علم ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا۔اب ایسے افراد جنکو علم عطا نہیں کیا گیا اُنکے لیئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہماری احادیث لوگوں کو سُنانے والا بہتر ہے ہزاروں عابدوں سے۔پھر فرمایا دنیا میں عالم بن کر

رہو یا طالب بن کر یا اہل علم کے دوست بن کر زندگی بسر کرو تا کہ اُنکی دشمنی سے ہلاک نہ ہوسکو۔ مگر یہاں فی زمانہ یہ دیکھا جا رہا ہے علمی میدان میں وہ حضرات لب کشائی کر رہے ہیں جن میں صاحبانِ منبر بھی برابر کے شریک ہیں جیسے ''علامہ غضنفر عباس تونسوی نے بھی کسی مرد مومن کے کبھی اللہ کبھی مولا کے نعرہ لگانے پر عزاء خانہ زہراُ حیدر آباد کے منبر سے یہ کہہ دیا کہ جو علیؑ کو اللہ کہدے تو مشرک اور اُسپر میری لعنت (معاذ اللہ)۔ علیؑ ولی جب اللہ نظر آنے لگے یعنی مجاز حقیقت نظر آنے لگے تو لا الہٰ الا اللہ کہنا چاہیئے۔ نہ صرف علیؑ اللہ کے بارے میں علامہ نے کہا بلکہ بعض تقاریر میں عقیدہ مساوات کے خلاف گفتگو کی جیسے بستر احمدؐ کا واقعہ سناتے ہوئے علامہ نے کہد یا بستر پر رسول کا صدقہ (معاذ اللہ) کسی تقریر میں یہ کہد یا علیؑ دو سے چھوٹا ایک دکھنے والے سے دوسرے نہ دکھنے والے سے (مظہر کامل خدا کو علیؑ کہتے ہیں) کسی تقریر میں شہزادی کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نے فرمایا لیلۃ القدر فاطمہؑ ہیں وما ادراک مالیلۃ القدر جب تم فاطمہؑ کو نہیں پہچان سکتے تو فاطمہؑ جسکی جوتیاں صاف کرتی ہوں اُسکو کیا پہچانو گے۔ اکثر پاکستانی ذاکرین کا یہ وطیرہ بن چکا ہے کے علیؑ کو غلام بتائیں اُنہیں جاننا چاہیئے آقا کسی کا غلام نہیں ہوسکتا۔ اور پھر شہزادی کا نکاح غلام سے نہیں ہوسکتا۔ ہم کسی معنی میں علیؑ کو کسی کا غلام سُننے کے عادی نہیں ہیں۔ تقاضائے عشق تو پس یہی ہے اپنے معشوق کو اعلیٰ سے ملائیں اور عاشق کا یہ مزاج ہوا کرتا ہے کہ اعلیٰ سے ملانے کے بعد پھر اپنے معشوق ہی کا اثبات کرتے رہے۔ اگر معشوق کی نفی کر دے تو پھر عشق عشق نہیں ہمارا علیؑ ایسا معشوق ہے جس سے خدا عشق کرتا ہے۔ جنکا ابھی ابتدائی درس جسکے سبب مسلمان ہوتے ہیں مکمل نہیں ہوا۔ علیؑ ولی کو آئینہ بشری میں دیکھ کر کلمہ پڑھنے والے بزعم خود یہ سمجھ رہے ہیں ہم ہی کلمہ گو اور سچے مسلمان ہیں۔ اُنہیں جاننا چاہیئے کہ علیؑ ولی کو جب حدِ بشریت سے کاٹا جاتا ہے تو حقیقت علویؑ بے حجاب ہوتی ہے اس حقیقت کو سمجھانے کیلیئے کہا گیا اعرفو اللہ باللہ۔ اللہ کو پہچانو اللہ کے ذریعہ یہ حدیث توحید کی مفتاح ہے

یہیں سے جلوہ خدا نظر آنے لگتا ہے جسکو علیؑ ولی نے یہ کہتے ہوئے عرفا کو سمجھایا انا ظہور اللہ یہی وہ موقع ہے جہاں سنبھل کر پڑھنا چاہیئے اگر اس منزل پر یعنی علیؑ کو اللہ کہنے کے بعد جو جلوئے الوہیت نظر آنے لگیں تو لا الہ الا اللہ کہدیں تو حید نکھر جائیگی ورنہ توحید کے گیسو ایسے اُلجھ جائینگے پھر اسکو سنوارنا مشکل ہو جائیگا۔ امیر کائناتؑ کا ارشادِ گرامی ہے مُقصر وہ ہے جو معرفت امامؑ میں قصر کرے۔ دانشمند کا یہ فریضہ ہے جب کبھی مذہب پر گفتگو کرنا چاہتا ہے مشکل کشا سے فہم کی خیرات طلب کرے تو یقیناً فہم عطا ہوگی جسکے سبب اللہ، لفظ اللہ از خود سمجھ میں آجائیگا۔ امیر کائناتؑ فرماتے ہیں علم فہم سے حاصل ہوتا ہے۔ فہم شعور سے ملتا ہے اور شعور بصیرت کا نتیجہ ہے۔ چلیں منکران کبھی اللہ کبھی مولا سے اتمام حجت کی خاطر یہ معروضہ کریں کہ پہلے اپنے قلب کو ماء ولایت سے پاک کر لیں تا کہ شک کی نجاست دور ہو جائے بصیرت جاگ اُٹھے تا کہ شعور پیدا ہوئے۔ نگاہ کرمِ الہٰ پڑ جائے تو فہم عطا ہوگا۔ جب بصیرت جاگ چکی ہے اور شک و غفلت کی نجاست زائل ہو چکی ہو تو ہم بتائیں۔ حقیقت معرفت کیا ہے؟ توحید کہتے کسکو ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بغیر جمع تفریق زندیق (منکر خدا) بنا دے گا اور تفریق بغیر جمع کے معطل کر دینا ہے ان ہر دو کے مابین پس توحید ہے یعنی ابھی آپ تکلفات میں ہیں معرِف کو اللہ کہنے میں جھجھک محسوس کر رہے ہیں۔ یعنی جمع نہ کر کے منکر خدا بننے کیلیئے تیار ہیں مگر بزعم خود اپنے آپکو بہت بڑا موحد بتانے کی خاطر علیؑ کو اللہ کہنے کیلیئے پس و پیش کر رہے ہیں جبکہ قول معصومؑ اعرفو اللہ باللہ سہارا بن رہا ہے۔

ان نام نہاد موحدین کو غور کرنا چاہیئے کہ ارشاد معصومؑ ہے کہ کمال توحید نفی صفات ہے نہ کے نفی صفت تمام صفات اُسوقت تک جمع نہیں ہوسکتے جب تک اللہ نہ بولیں یہی سبب ہے امیر کائنات نے کہا اعرفو اللہ باللہ' اللہ کو اللہ کے ذریعہ پہچانو۔ یعنی پہلا اللہ معرَّف ہے جو اپنی معرفت چاہتا ہے اور دوسرا اللہ مظہر ہے جو معرِّف ہے جیسے ہی آپ معرِّف کو اللہ کہدیں گے

ازخود تمام صفات اکٹھا ہو جائینگے تب آپ عارف اللہ ہونگے ۔ اعرفوا اللہ باللہ کے پیش نظر کلمہ کی ترکیب رکھی گئی ۔ یعنی جس اللہ سے آپ عارف رب ہوئے اُسکے لئے کہدو لا الٰہ اور جو معرفت چاہتا تھا اسکے لیئے کہدیں الا اللہ یہ ہے شیعہ امامیہ اثناء عشری (اخباریوں) کی توحید۔ مگر قارئین یہ بات ذہن میں رہے عدم ادراک کی بنیاد پر ہم لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے ہیں یہ ہم عاجز بندوں کا کلمہ ہے حقیقت علویا تو معراج میں پیغمبر اسلام عبدا طعنی حتیٰ اجعلک مثلی کی منزل کو پانے کے بعد کہدیا اللہ سے ملا اللہ سے گفتگو کی۔

یقیناً ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس ہماری مختصر مگر جامع گفتگو کے بعد اشتباہات ختم ہو گئے ہونگے ۔ یہاں دوران تحریر ہم نے علامہ غضنفر عباس تونسوی کا نام لیا ہے عجب نہیں اُنکے عشاق کو بُرا لگا ہوگا اُن حضرات سے ادباً ہمارا یہ معروضہ ہے کہ ہمیں اسلیئے معاف کردیں کے یہ عقیدہ کا معاملہ ہے ہم پر اہلبیت علیہم السلام کی محبت واجب ہے نہ کہ آپکے پسندیدہ علامہ کی ۔ اگر ہم علامہ کی تائید کریں تو قولِ معصومؑ کی رد کرنی پڑیگی جسکے باعث ایمان سے نکل کر دائرہ کفر میں قدم رکھنا پڑیگا اگر کسی بھی بدعقیدہ مولوی کا انکار کردیں تو کوئی فرق آنے والا نہیں ہے۔

اپنے مضمون کو سمیٹتے ہوئے آخر میں مومنین کو یہ بتانا بیحد ضروری سمجھتا ہوں کہ فی زمانہ علمی مباحث میں وہ حضرات اُلجھ رہے ہیں جنکے یہاں حدیث فہمی کا فقدان ہے و نیز علماء و والدین کی کوتاہی کے باعث ہمارے نوجوانوں میں کثرت سے مئی نوشی و جواو غناو غیرہ جیسے بد افعال رواج پاگئے ہیں اسکا سد باب پس اقوال معصوم علیہم السلام کی روشنی میں ممکن تھا ویسے رجب المرجب کا مہینہ آچکا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳/ رجب المرجب کی اولین ساعت میں بیت اللہ میں ظہور مشیت اللہ ہوگا ایسی خوشی کے ایام میں کچھ حضرات مئی نوشی کر کے اظہار مسرت کرتے ہیں جو سراسر فعل حرام ہے ہر مومن کا یہ فریضہ ہے اس سے اجتناب لازمی ہے

اجمالاً اخباری و اصولی کا تعارف

لفظ اخباری پڑھکر کوئی اجنبیت محسوس نہ کرے اُن تمام عالم ارواح کے مومنین کو اپنے ہم سفر رکھنے کی خاطر چند جملوں میں اخباری و اصولی کا فرق بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔

قول پیغمبرؐ اسلام انی تارک فیکم الثقلین ... الخ ۔ گمراہی و ضلالت سے محفوظ رہنے کیلیئے صرف قرآن و اہلبیتؑ سے تمسک اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اسکے علاوہ کسی اور سے تمسک اختیار کرینگے تو یقیناً گمراہی کا باعث ہوگا ۔ نہ حسبنا کتاب اللہ کہکر اہلبیتؑ کو ترک کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی دو کے علاوہ عقل و اجماع کا اضافہ کیا جاسکتا ہے پس قرآن و اہلبیتؑ کو کافی جان کر اسپر عمل پیرا رہنے والوں کو شیعہ امامیہ اثنا عشری (اخباری) کہا جاتا ہے ۔ یعنی اخبار الٰہیہ (قرآن) اور اخبار معصومینؑ (احادیث) پر عمل کرنے و تقلید معصومینؑ کرنے والوں کو اخباری کہتے ہیں ۔ یہ اور بات ہے لوگ اپنے آپ کو اخباری کہنے سے گھبرا جاتے ہیں پتہ نہیں ان حضرات کی کیا حکمت عملی ہے ۔ بالخصوص وہ حضرات جو صاحبانِ منبر ہیں اُنکا یہ فریضہ بنتا ہے کہ حق گوئی سے کام لیتے ہوئے مومنین کو اس بات سے آگاہ کروادیں کے قرآن و اہلبیتؑ کے ساتھ عقل و اجماع کی زیادتی بلانص معصومؑ اضافہ کرنے والوں کو اصولی کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا ادنیٰ درجہ شرک کیا ہے؟ تو فرمایا دین میں اپنی طرف سے ایک بات پیدا کرے اور اُس پر لوگوں سے دوستی و دشمنی کرے ، گویا بنص معصومؑ اصولیین مشرک ہیں کیونکہ رسولِ خدا دو چیزیں دیئے قرآن ، حدیث ، مجتہدین چار ، یعنی قرآن ، حدیث ، عقل ، اجماع کو اپنی شریعت کا ماخذ قرار دیتے ہیں جبکہ قول پیغمبرؐ ہے گمراہی سے بچنے کیلیئے قرآن اور اہلبیتؑ تالب کوثر کافی ہیں ۔ حیرت ہے اُن نام نہاد شیعوں پر جو اپنی رائے سے حسبنا کتاب اللہ کہدیا اُن پر تو آج تک برہمی کا اظہار کرتے ہیں مگر قول ختمی مرتبتؐ میں اپنی رائے سے عقل و اجماع کی زیادتی کرنے والوں پر نہ صرف خاموش بلکہ فلاں اعلم دوراں و فلاں اعلم دوراں کی

تقلید لازمی ہونے کا برسر منبر اعلان کرتے ہیں۔ ایسے لگتا ہے ان حضرات کا عمل میدان غدیر کے منافقوں جیسا ہے کیونکہ میدان غدیر تک دو چیزیں یعنی قرآن و اہلبیتؑ تھے۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں قیاس و اجماع کا اضافہ کرنے والوں کو تو منافق کہا جاتا ہے ان نام نہاد شیعوں (اصولیوں) میں اور اُن عامہ میں کیا فرق رہا؟ دراصل گمراہی کا آغاز عقل و اجماع کے سبب ہوا۔

جو عقل کُل کا مالک ہو وہ بھی اُس وقت تک کلام نہیں کرتا جب تک وحی نہ آلے۔ اور جُزوی وہ ناقص عقل رکھنے والے کیسے شریعت محمدیؐ میں مداخلت کر سکتے ہیں؟

نہایت ہی اختصار کے ساتھ اس بات سے آگاہ کرنا بیحد ضروری ہے کہ جن باتوں کی قرآن و حدیث میں ممانعت کی گئی ہے نام نہاد شیعہ (یعنی اُصولی) اُنہی چیزوں کو اپنے مذہب کی بنیاد بنائے بیٹھے ہیں جسکی بنیاد پر وہ بزعم خود اپنے کو امام، نائبِ امام، حُجت الاسلام کہلوار ہے ہیں جسکا مذہب رائے، قیاس، عقل، اجماع اور استنباط پر مبنی ہے جو کہ عقائد شیعہ کے مغائر ہے۔

بضمن عقل

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا عقل بس وہی ہے جس سے اللہ کی پرستش کی جائے اور جنت حاصل کی جائے۔

ارشاد معصومؑ ہے عقل ایک نور ہے جسکا مسکن قلب ہے اور اُسکا کام حق اور باطل کے درمیان امتیاز قائم کرنا ہے۔

جناب رسول خداؐ نے فرمایا: لوگوں کو دین میں احمق اور دنیا میں عاقل خیال کرنا چاہیئے (روح الحیات ص۴۶۴)۔

نوٹ: آپکی اور ہماری عقل ایجاد فی الدین کیلئے نہیں ہے بلکہ عبادت کیلئے و نیز جنکے یہاں عقل ہے وہ حق و باطل کے درمیان امتیاز قائم کریگا کہ آیا حق کیا باطل کیا ہے۔ اخباری یا اصولی۔ شارع مقدس نے جسکو احمق کہدیا ہو اُسکی عقل شریعت میں کیسے حجت ہوگی۔

اجماع و نائب امام۔۔۔ (سورہ البقرہ رکوع ۴) اور (اے رسولؐ) تمہارے رب نے جس وقت کل فرشتوں سے یہ فرمایا کہ زمین پر خلیفہ مقرر کرونگا تو انہوں نے عرض کی کہ کیا تو ایسوں کو (خلیفہ) مقرر کریگا جو زمین پر فساد اور خونریزی کیا کریں حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کیا کرتے ہیں۔ خدا نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

تفسیر: احادیث میں وارد ہوا ہے کہ زمین پر قبل خلقت آدم علیہ السلام خدائے تعالیٰ نے ایک آتشین مخلوق کو آباد کیا تھا جن میں ابلیس بھی داخل تھا بلکہ ان پر حاکم تھا اس مخلوق نے بہت نافرمانی سرکشی اور خون ریزی کی۔ خداوند عالم نے فرشتوں کو معمور فرمایا کہ انکو ہلاک کردیں اور ابلیس کو قید کرلائیں۔ ابلیس فرشتوں میں رہنے سہنے سے ایسا عابد اور زاہد بنا کے بعض فرشتے بھی اسکو فرشتہ خیال کرنے لگے اور جسوقت پروردگار عالم نے یہ ارادہ ظاہر فرمایا کہ میں زمین پر اپنی حجت قائم کرنے والا ہوں تو فرشتوں نے پہلے مخلوق کی نافرمانی سے استدلال کرکے ''بحیثیت اجماع'' خطاب الٰہی کے جواب میں یہ بات پیش کی کہ کیا تو زمین میں ایسے کو مقرر فرمائیگا جو فساد اور خونریزی کرے اور اپنی تسبیح و تقدیس کے اظہار سے اپنا حقدار خلافت ہونا جتلایا مگر خدا نے اس نوری مخلوق کا اجماع اس حجت سے باطل کردیا کے تمکو آئندہ کا علم نہیں دیا گیا۔

نوٹ: اس آیت کی تفسیر سے یہ ثابت ہوچکا، خلیفہ (نائب) کا انتخاب سوائے خدا کے کسی اور کو نہیں ہے پھر بتائیں جو آج ہر گلی و کوچہ میں دعویداران نائب امام گشت کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں آیا انکا انتخاب خدا نے کیا کوئی ایک دلیل دے سکتے ہیں دوسرے جب نوری مخلوق کا اجماع عنداللہ قابل قبول نہیں تو پھر آگ و پانی و ہوا و خاک کا جو پیکر ہو اسکا اجماع کیسے تسلیم کیا جائیگا جسکو آئندہ کا علم نہیں۔

''شیخ طوسیؒ کتاب غیبت میں لکھتے ہیں کہ چند لوگوں نے نیابت حضرت صاحب

العصر علیہ السلام کا جھوٹا دعویٰ کیا اور آخر کار ذلیل و رسوا ہوئے اگر در حقیقت نائب امام ہوتے تو امام عصرؑ کی طرف سے کوئی معجزہ دکھاتے جس سے لوگوں کو اُنکی نیابت کا یقین ہوتا"۔ (بحوالہ روح الحیات۔ص ۶۷۵)۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب اللہ ارادہ فرماتا ہے کہ امام کو خلق فرمائے تو ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ شربت تحت عرش لیجا کر امام کو پلائے جسکے پینے سے جانشین امام متولد ہوتا ہے چالیس روز تک خاموش رہتا ہے اور بعد چالیس روز کے شکم مادر ہی میں بولنا شروع کر دیتا ہے بعد پیدائش وہ تمام خلائق کے اعمال کو دیکھتا اور جانتا ہے۔

(بحوالہ روح الحیات ص ۱۷۸)۔

استنباط:۔ تفسیر الجوامع میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ استنباط کرنے والوں سے مراد آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

تفسیر عیاشی میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آل محمد علیہم السلام قرآن مجید سے استنباط کرتے ہیں وہی حلال وحرام کو پہچانتے ہیں وہی مخلوق خدا پر خدا کی حجت ہیں۔

نوٹ: یہی سبب ہے ہم کسی غیر معصومؑ کو حجت الاسلام نہیں مانتے حجت پس وہی ہو سکتا ہے جو مخلوقات سے پہلے مخلوقات کے ساتھ اور مخلوقات کے بعد ہو۔

رائے سے فتویٰ دینا:۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دین میں بدعت نہ کر جو کوئی احکام دین میں اپنی رٹ لگاتا ہے، ہلاک ہوتا ہے اور جو شخص حضرت رسول خداؐ اور اہل بیتؑ کے اقوال کو چھوڑ دے گمراہ ہو جاتا ہے اور جو کلام الٰہی کے حکم کو ترک کرے وہ کافر ہوتا ہے۔

(روح الحیات۔ص ۲۸۸)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنی رائے سے دینی معاملے میں فتویٰ دے

اُس نے خدا کی عبادت ایسے امر سے کی جسکو جانتا نہیں اور دین خدا کو نادانی سے اپنی رائے بنالیا۔ ایسا کرنے والا خدا سے مقابلہ کرتا ہے کہ حلال وحرام اپنی طرف سے مقرر کرتا ہے۔

(روح الحیات ص ۲۸۸)۔

نوٹ: اصولیوں کے عالم دوران اپنی رائے دیتے ہیں جسکے سبب مات المفتی مات الفتویٰ کہدیا۔۔۔۔۔ جبکہ احادیث میں رائے پر فتویٰ دینے والوں کی سختی سے ممانعت کی ہے۔

امام:۔ بے شک انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا یار بنالیا ہے۔

(سورۃ الاعراف)۔

تفسیر: علل الشرائع میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے آئمہ برحق کو چھوڑ کر دوسروں کو امام بنالیا ہے۔

نوٹ: خود ساختہ امام کو بزبان الہٰ شیطان کہا جاتا ہے الحمد للہ۔

الحمد للہ ہم اخباریین ان شیاطین کی تقلید سے محفوظ ہیں و نیز ان سے براءت کرتے ہیں۔

قیاس: عیسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک روز ابو حنیفہ امامِ جعفر صادقؑ کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو حنیفہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم قیاس کرتے ہوئے۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت نے فرمایا کہ دیکھو قیاس نہ کیا کرو کیونکہ سب سے پہلے ابلیس ملعون نے قیاس کیا تھا۔

ہم اپنی اس تحریر کا اختتام بحوالہ معارف الاخبار و ثقۃ الاسلام سرکار یعقوب کلینی پر کرتے ہیں۔

" شریعت اسلامیہ دنیا کی آخری شریعت ہے اور قیامت تک کوئی اور شریعت آنے والی نہیں، قیامت تک جس قدر احکام کی ضرورت پیش آنے والی تھی خدا نے اپنے رسولؐ کو تعلیم کر دیے تھے، رسولؐ نے اپنی زندگی میں صرف انہیں تعلیم دی جو ان کے زمانہ میں پیش آئے اور قیامت تک پیش آنے والی ضرورتوں کے احکام نہ بتا سکتے تھے۔"

جن احکام کو رسولؐ اللہ نے تعلیم کر دیا ان کی حفاظت کے لئے مسلمانوں میں کوئی صلاحیت نہیں رکھتا، اور جو احکام کہ رسولؐ اللہ نے اپنی زندگی میں عام امت کو تعلیم نہ کئے تھے کون اُن کی محافظت کی ذمہ داری لے سکتا ہے۔

اب آپ خود غور فرمائیں کہ واقعہ ایسا ہی تھا یا نہیں، جن لوگوں نے دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور جو لوگ دنیا کے حالات کو جانچنے کی صحیح تمیز رکھتے ہیں ان کو یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ حالات ایسے ہی تھے، غور کیجئے کہ ان حالات کے ہوتے ہوئے اگر پیغمبرؐ ہمارے درمیان سے کسی کو باقاعدہ محافظ شریعت بنائے ہوئے بغیر اُٹھ جائیں تو کیا ان کے دین کا دنیا میں کوئی اثر باقی رہ سکتا ہے، بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ اس کا دارومدار ایسے گنے چنے چند صحابیوں کے اوپر ہو جن میں سے کسی نے چند کلمے آنحضرتؐ سے کسی مسئلہ کے متعلق سُنے ہوں اور کسی نے کسی مسئلہ کے متعلق چند کلمے سن لئے ہوں اور وہ بھی کج وکور جن میں کچھ بھول گئے ہوں کچھ یاد رہے ہوں، کسی کو سہو ہوتا ہو کوئی دروغ گوئی کرتا ہو کسی نے ناسخ کو سنا ہو اور کسی نے منسوخ کو اور پھر یہ بھی مختلف شہروں میں متفرق و منتشر ہو گئے ہوں جس نے منسوخ کو سن لیا ناسخ کو نہ سنا وہ منسوخ ہی کی تبلیغ کی اشاعت کرتا ہو اور جس نے ناسخ کو سُن لیا وہ اس کی تعلیم دیتا ہو۔

انصاف تو کیجئے کہ کیا یہ دین الٰہی ہے جو اس خرابی کی حالت میں منتشر ہو رہا ہے ان حالات میں اگر لوگ متفق ہو کر کسی شخص کو محافظ شریعت بنا دیں تو وہ مسلمانوں کے کس مرض کی دوا بن سکتا ہے اور مسلمانوں کو کیا دینی فائدہ پہنچ سکتا ہے اگر تمام افراد امت بھی متفقہ طور سے کسی شخص کو خلیفہ رسولؐ اور محافظ شریعت بنا دیں تو کیا خداوند عالم ان تمام احکام شریعت کو رسول خداؐ پر رفتہ رفتہ نازل ہوئے تھے۔ دفعتہً اس کے قلب پر منکشف کردے ہرگز نہیں نہ یہ طریقہ الٰہیہ ہے نہ اس کی کوئی مثال ہم کو ان تیرہ سو برس کے اندر ملتی ہے پھر ہمارا کسی شخص کو منتخب کر دینا دین الٰہی کے مناسب نہ ہوگا اس لئے کہ جب اس کو خود ہی احکام الٰہیہ پر اطلاع نہیں تو دوسروں کو کیا بتائے گا اور اگر کچھ بتائے گا تو وہ واقعی حکم نہ ہوگا بلکہ اس کی عقل آرائی کا نتیجہ ہوگا ہم کو تو خدا کے واقعی حکم کی ضرورت ہے۔ نہ کسی بندہ کے تجویز کئے ہوئے حکم کی۔

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ طریقہ خود اس دین کے باطل ہونے کی کھلی ہوئی دلیل ہوگی، ہر شخص ایسے مذہب کے طعن و تشنیع کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا، حالانکہ یہ طریقہ خود چند روز کے بعد ختم ہو جانے والا ہے، اور وہ تھوڑے سے لوگ جنہوں نے چند حدیثیں یاد کرلی ہوں تمام ہو جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی ایسے مختلف شہروں میں منتشر ہوں اور ہر ایک کے پاس کچھ ایسی حدیثیں ہوں جو دوسرے لوگوں کے پاس نہ ہوں یہی وجہ ہے کہ جس حدیث پر مکہ کا رہنے والا مطلع ہوتا تھا شامی اس سے ناواقف ہوتا تھا، اور جس حدیث کو مدینہ میں رہنے والا جانتا تھا اس سے مصر میں رہنے والا ناواقف ہوتا تھا خود ان کی زندگی ہی میں اور ان کے بعد تو لازمی طور سے ضرورت ہوگی اصول کو اپنی طرف سے تراشا جائے جیسا کہ ہوا بھی، اسی لئے لوگوں نے دین خدا میں اجتہاد کی بنیاد ڈالی اور احکام جاننے کیلئے کچھ اصول مقرر کر لئے۔

اور مسلمانوں کا پہلا طبقہ جو شرف صحابیت رکھتا تھا اس کے اجتہاد کو تجویز کر دیا گیا تا کہ معینہ اصول سے احکام تراش کر تعلیم کریں، اجتہاد کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب خدا کا واقعی حکم معلوم نہ ہو اور اصول سے استنباط کیا جائے اصحاب کے لئے اجتہاد تجویز کرنا اس کے یہ معنی ہیں کہ اصحاب بھی حکم خدا کے واقعی احکام پر مطلع نہ تھے اور اصول سے احکام تراش کر کے بیان کرتے تھے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ اگر دین کو سمجھنے اور خدائی احکام دریافت کرنے کے لئے اصول کافی ہیں تو پھر ہم کو نبی کی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر پیغمبر کی موجودگی میں اصول بیکار ہیں تو اس کے بعد وہ کیونکر کارآمد ہو سکتے ہیں۔

دین الٰہی کی حفاظت کا تو یہی طریقہ ہے کہ پیغمبرؐ اسلام خود کسی کو یہ احکام بتا دیں تا کہ وہ ان کی حفاظت کرے اور امت کو خدا کے واقعی احکام بتائے اور اس کو احکام تراشنے اور اصول سے معلوم کرنے کی ضرورت نہ ہو، جس طریقہ سے رسولؐ خدا، خدا کے واقعی احکام بتاتے تھے اس طرح وہ بھی بتائے۔

رسولؐ خدا نے اپنی شریعت کی حفاظت کے لئے ائمہ اہلبیتؑ کو منتخب فرمایا جن میں سب سے پہلی فرد امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

حضرتؐ نے وہ تمام احکام جو خداوند عالم نے ان کو تعلیم فرمائے تھے۔ حضرت علیؑ کو صرف بتا ہی نہیں دئے بلکہ لکھوا بھی دئے اور وہ کتاب امیر المومنینؑ کے پاس رہی اور ان سے ان کے جانشینوں کی طرف منتقل ہوتی رہی، اور ائمہؑ اطہار ضرورت کے وقت اس کتاب سے احکام لے کر بیان کرتے تھے، اس کتاب کا تفصیلی تذکرہ ہم کتب احادیث کی تصنیف کے سلسلہ میں کریں گے۔

امیر المومنینؑ نے رسولؐ کی گود میں پرورش فرمائی تھی، اور جلوت و خلوت میں حاضر رہا کرتے تھے، اور برابر احکام کے متعلق دریافت کرتے تھے، اور جب دریافت نہ کرتے تھے تو رسولؐ خدا خود سے بیان کر دینا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت امیر المومنینؑ کو احکام شریعت اس طریقہ سے تعلیم کر دیے تھے کہ حضرتؐ ان کے متعلق ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

علی خازن و عیبة علمی ۔علیؑ میرے علم کے خزینہ دار اور میرے علم کے ظرف ہیں۔

اور ایک حدیث میں حضرت رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا:۔

انت وارثی و حامل لوائی .

(اے علیؑ) تم ہی میرے وارث اور میری لوائ کے حامل ہو۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسولؐ خدا کے علوم بطور میراث حضرت علیؑ کی طرف منتقل ہوئے اور وہی آنحضرت کے وارث ہوئے اور انبیاء کی میراث درہم و دینار نہیں ہوا کرتے بلکہ ان کی میراث وہی علوم ہوتے ہیں جو خداوند عالم ان کو عطا فرماتا ہے آنحضرتؐ کی مشہور حدیث۔"**انا مدینة العلم و علیٌّ بابها فمن اراد العلم فلیاتها من بابها** ۔

میں شہر علم اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں پس جو علم چاہے وہ دروازہ سے آئے۔

اس امر میں صریح تر ہے کہ جو علم رسولؐ کا خواہاں ہو وہ حضرت علیؑ سے علم حاصل کرے۔

بہر حال جناب رسولؐ خدا کے ارشادات اس امر کو صاف بیان کر رہے ہیں کہ علوم محمدیہؐ کے خزینہ دار اور وارث حضرت علیؑ ہی ہیں اور وہ علوم انہیں کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ حضرت علیؑ ائمہ اطہار کی پہلی فرد ہیں لہذا آنحضرتؐ کے علوم ائمہؑ اطہار ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں وہی حضرات علوم رسولؐ کے سلسلہ بہ سلسلہ خزینہ دار و وارث رہے ہیں، اور خود رسول خداؐ نے اس امر کی تصریح بھی فرما دی ہے کہ اسلامی تعلیمات اور علوم رسولؐ حاصل کرنے کے لئے جس طرح علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اقتداء کرنا لازم ہے اسی طرح باقی ائمہؑ کی بھی اقتداء لازم ہے۔

چنانچہ حافظ ابو نعیم نے اپنی مشہور کتاب حلیۃ الاولیاء میں بروایت عکرمہ ابن عباس سے روایت کی ہے، ابن عباس کا بیان ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جسے یہ امر اچھا معلوم ہو کہ میری ایسی زندگی جیئے اور میری طرح مرے اور اس باغ میں رہے جسے میرے رب نے لگایا ہے اُسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ کی ولایت اختیار کرے اور ان ائمہؑ کی اقتداء کرے جو میرے بعد ہیں وہی میری عترت ہیں وہ میری ہی طینت سے خلق ہیں انہیں خدا نے علم و فہم سب دیا ہے۔ ان لوگوں پر میری امت کے وائے ہو جو اُن کے فضل کو جھٹلائیں اور ان کے بارے میں میرے روابط کو قطع کریں خدا کرے انہیں میری شفاعت

نصیب نہ ہو۔

اور موافق خوارزمی نے ابوالقاسم بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے انہوں نے حضرت امام حسینؑ سے روایت کی ہے، حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نانا حضرت رسولؐ خدا کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

"جو یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ مجھ سے میرے رب نے کیا ہے تو اُسے چاہیئے کہ علیؑ اور ان کی ذریت طاہرینؑ کی محبت اختیار کرے جو علیؑ کے بعد ائمہ ہدیٰ ہیں اور تاریکی میں چراغ ہیں وہ تم کو ہدایت کے دروازہ سے نہ خارج ہونے دیں گے۔ نہ گمراہی کے دروازہ میں داخل ہونے دیں گے۔

متذکرہ بالا روایات اس امر پر اچھی طرح روشنی ڈال رہی ہیں کہ حضرت علیؑ اور ائمہ اطہارؑ کی (جو ذریت رسولؐ ہیں) اقتداء کرنا چاہیئے کیوں کہ یہ کبھی ہدایت سے پھیر کر ضلالت کی طرف نہ لے جائیں گے۔

اور اقتداء کے یہی معنی ہیں کہ ان کو ماخذ احادیث قرار دے کر ان سے احادیث حاصل کر کے عمل کیا جائے۔

جب خداوند عالم نے اہلبیتؑ اطہار کو معصومؑ قرار دیا ہے تو ان سے جو کچھ بھی معلوم ہوگا وہ حق وصواب اور ہدایت ہی ہدایت ہوگا اس لئے کہ ایسے امر کی تعلیم دینا جو لوگوں کے لئے موجب ضلالت و گمراہی ہو گناہ کبیرہ ہے اور اہل بیتؑ رسول کے علاوہ کسی شخص کی عصمت پر نہ کوئی دلیل قائم ہے نہ کوئی قائل ہے خواہ وہ صحابی ہو یا تابعی اور جو شخص جامہ عصمت سے آراستہ نہ ہو اُس کے اوپر کبھی یہ اطمینان نہیں ہوسکتا کہ یہ جو کچھ بتائے گا وہ حق وصواب اور ہدایت ہی ہدایت ہوگا۔

ایسی صورت میں ہر عقل سلیم یہی حکم دے گی کہ احادیث کا ماخذ اور احکام الٰہیہ کا خزینہ داران ہی اشخاص کو قرار دیا جائے جو جامہ عصمت سے آراستہ ہوں تا کہ ان سے جو کچھ معلوم ہو وہ حق وصواب اور خدا کا واقعی حکم ہو اور اس میں خطا کا کوئی احتمال نہ ہو اور یہ صرف اہلبیت رسولؐ ہی کے ساتھ مخصوص ہے لہذا ماخذ احادیث بھی اہلبیتؑ رسالت ہی ہوں گے۔

تنبیہہ۔ جو لوگ کہ اہلبیت رسولؐ کے علاوہ صحابہ وغیرہ سے احادیث حاصل کرتے ہیں اور اُن کو ماخذ احکام الٰہیہ قرار دیتے ہیں وہ خود بھی اپنے خیال میں خطا سے محفوظ نہیں ہیں اس لئے کہ وہ صحابہ کو مجتہد مانتے ہیں اور مجتہد کے لئے اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:-

انہ قد یصیب و قد یخطی ---وہ (اپنے اجتہاد میں) کبھی ثواب پر ہوتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے۔

خطا کرنے والوں کو احکام الٰہیہ و احادیث کا ماخذ قرار دینا اور انکی احادیث پر اپنے مذہب کا دارومدار قرار دینا قرین دانشمندی نہیں ہے۔

اور جو لوگ اہلبیت اطہارؑ کو ماخذ احادیث قرار دیتے ہیں ان کو غلطی سے محفوظ رہنے کا اطمینان ہے اس لئے کہ وہ ائمہ اطہارؑ کو بایں معنی مجتہد نہیں مانتے اس لئے کہ ان کو خدا کا واقعی حکم اسی طرح معلوم ہے جس طرح جناب رسولؐ خدا کو معلوم تھا کیونکہ جناب رسولؐ خدا اپنے علوم میراث میں اپنے اہلبیتؑ کو دے گئے تھے۔ لہذا اہلبیتؑ کو اجتہاد کی ضرورت ہی نہ تھی، اجتہاد کی تو اُسی شخص کو ضرورت ہوا کرتی ہے جس کو خدا کا واقعی حکم معلوم نہ ہو۔

اب ارباب انصاف خود فیصلہ کرلیں کہ خدا کے احکام اور اپنے مذہب کا دارومدار ان لوگوں کے اقوال وارشادات پر قرار دینا چاہیئے جو خدا کے احکام پر واقعی اطلاع رکھتے ہیں یا اُن لوگوں کے اقوال وارشادات پر جو احکام الٰہیہ کو اپنی رائے اور قیاس سے بتاتے ہیں۔

والسلام

خادم شریعۃ المطہرہ سائل باب الیقین

سید وحید الدین حیدر جعفری (اخباری)

اہم نوٹ: اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد اگر کوئی بات قابل اعتراض ہو تو سہ راہوں و چوراہوں یا کسی مقام پر نکتہ چینی کریں تو ہم یہ سمجھیں گے کہ وہ خارش زدہ کتا ہے جو بھونک رہا ہے۔ ہاں اگر جواب دینا ہو تو تحریراً یا بالمشافہ گفتگو کریں۔ اپنا نام و پتہ ضرور لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- امام رضاؑ نے فرمایا اللہ عزوجل پر اسکی صفات کے ذریعہ دلالت کی جاسکتی ہے۔اور اُسکے اسماء سے ادارک کیا جاسکتا ہے۔
- امیر المومنینؑ نے فرمایا بتحقیق جن باتوں کی خدا نے خبر دی وہ چشم دید کے برابر ہے۔
- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص اللہ اللہ کہہ رہا ہے وہ بھی اُسکے اسم کو پُکار رہا ہے۔
- امام محمد باقرؑ نے فرمایا اللہ نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے۔ پس جس نے اُنکی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے اُنکار کیا وہ کافر ہے اور جواُن سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے اُنکے ساتھ کسی شئی کو قائم کیا وہ مشرک ہے۔
- امیر المومنینؑ نے فرمایا جس چیز کا شمار کیا جاسکے وہ مخلوق ہے۔

بضمن کبھی اللہ کبھی مولا

قال صادقؑ لنا مع اللّٰہ حالات نحن فیھا ھو وھو نحن و مع ذلک ھو ھو و نحن نحن .

- رسول خداؐ علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمائے یا ابوالحسنؑ تمہاری مثال میری اُمت میں ”قل ھُو اللّٰہُ اَحَدُ “ کہو وہ اللہ ایک ہے۔
- امیر المومنینؑ نے فرمایا اہل آسمان میرا نام اَحَدُ لکھتے ہیں۔

(الف) اَحَدُ اُسکو کہتے ہیں جسکے صفات میں کوئی شریک نہیں۔

(ب) وَاحِد اُسکو کہتے ہیں جسکی ذات میں کوئی شریک نہیں۔

- قال امام جعفر صادقؑ فَلاَ یُقَاسُ بِنَا اَحَد مِنَ النَّاس .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کسی بھی انسان کو پیمانہ بنا کر ہمیں نہ ناپو۔

بضمن نمازِ عیدین

- زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نمازِ عیدین امام کے ساتھ سنت ہے۔اور اس دن اور ان دونوں نمازوں کے قبل یا اُنکے بعد زوال تک کوئی نماز نہیں ہے۔اور نماز عید کا واجب ہونا تو یہ امام عادل کے ساتھ ہو تب واجب ہے۔
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت امام حسینؑ پر تلوار کا وار کیا گیا اور وہ زمین پر گر پڑے تو وہ لوگ ان کا سر کاٹنے کے لیئے دوڑے تو بطن عرش سے ایک منادی نے ندا دی کہ اے ظالم و جابر اور اپنے نبیؐ کے بعد گمراہ ہو جانے والی اُمت تجھے نہ عید الاضحیٰ کی توفیق دے اور نہ عید الفطر کی۔راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پس اسی بنا پر خدا کی قسم ان لوگوں کو کبھی نہ توفیق ہوگی اور نہ اُنہیں توفیق دی جائیگی جب تک خون حسینؑ کا انتقام نہ لیا جائے۔

بضمن شراب نوشی

- رسول خداؐ نے فرمایا شراب پینے والے کو دوزخ میں وہ نجس پانی پلایا جائیگا جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے برآمد ہوگا اور اسکے ساتھ اسے پیپ اور غلیظ خون پلایا جائیگا۔جسکی بدبو سے اہل دوزخ کو اذیت محسوس ہوتی ہوگی۔
- حضرت رسول خداؐ نے فرمایا جس نے شراب پی لی تو چالیس دن تک اُسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی اور اگر دوبارہ شراب پیئے تو پھر مزید چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی اور اگر وہ چالیس دنوں کے اندر توبہ کیئے بغیر مرجائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہلک زہر کا شربت پلائے گا۔

○ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا شراب ہر شر کی چابی ہے۔ جو شخص اتنی شراب پی لے جس سے مست نہ ہو تو اس پر اللہ اور ملائکہ اور مومنین سب لعنت کرتے ہیں۔ اگر اتنی پی لے کہ مست ہو جائے تو اللہ اس کے دل سے روح ایمان سلب کر لیتا ہے۔

○ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پی لے اور بحالت مستی مر جائے تو وہ ملک الموت کو بھی نشے کی حالت میں دیکھے گا۔ یوم حشر اسی نشے میں محشور ہوگا۔ ذات احدیت کی طرف سے ملائکہ کو حکم ملے گا اسے سکران کے پاس لے جاؤ ملائکہ اسے جہنم کے ایک ایسے پہاڑ پر لے جائینگے جہاں گندگی اور خون کی نہریں بہتی ہونگی۔ وہاں اسکے سوا نہ کوئی کھانا ہوگا اور نہ پانی۔

○ شراب خور کی ہمسائیگی سے یہودیوں کا پڑوس بہتر ہے۔ ○ شرابی سے دوستی نہ کرو۔

○ شرابی کے جنازہ میں نہ جاؤ۔ ○ شرابی کی گواہی نہ کرو۔

○ شرابی کو رشتہ نہ دو۔ ○ شرابی کی صبح و شام غضب الٰہی میں گزرتی ہے۔

○ شرابی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ ○ شرابی سے زیادہ دشمن خدا کوئی نہیں ہوتا۔

○ شرابی کی مدد کرنا کعبہ کو گرانا ہے۔ ○ شرابی کو قرضہ دینا مومن کو قتل کرنا ہے۔

○ شرابی کے ساتھ بیٹھنے والا یوم حشر اندھا محشور ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا اگر شراب کا ایک قطرہ کسی کنویں میں گر جائے پھر اس کنویں کو بند کر دیا جائے اور اسی جگہ اذان کا مقام بنایا جائے تو میں اس مقام پر اذان نہیں کہونگا۔

اگر شراب کا ایک قطرہ دریا میں گر جائے دریا خشک ہو جائے اس جگہ سبزہ پیدا ہو وہ سبزہ دُنبے کھائیں میں دنبوں کا گوشت نہیں کھاؤنگا۔

اگر اونٹوں کی ایک قطار ہو اور قطار کے آخری اونٹ پر شراب لدی ہوئی ہو تو میں پہلے اونٹ کی مہار کو ہاتھ نہ لگاؤنگا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ہمارا شیعہ ہوگا وہ کبھی شراب نہ پئے گا اور شطرنج نہ کھیلے گا، بلکہ شراب اور شطرنج کو دیکھ کر وہ وقت یاد کریگا جب یزید ملعون شراب و شطرنج میں مصروف رہا اور نبیؐ زادیاں رسن بستہ دربار میں کھڑی رہیں۔

مومنہ سیدانی کا عقد غیر سید مومن سے۔

○ عماد بن عیسیٰ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے امام موسی کاظمؑ سے سوال کیا کہ کیا ایک مومن جو غیر سید ہے وہ سیدانی مومنہ سے عقد کر سکتا ہے؟

امامؑ نے فرمایا کہ وہ کر سکتا ہے لیکن اُسکی اولاد پر خمس حلال نہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے **ادعھم لابائھم** اُنکے اپنے باپوں کے نام سے بلاؤ۔

○ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تمام مومنین ایک دوسرے کے کفو اور ہمسر ہیں۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا جس شخص کی ماں بنی ہاشم اور باپ عام قریش سے ہو تو اسپر زکوٰۃ حلال ہے اور وہ خمس نہیں لے سکتا۔

☆☆☆☆☆

☆☆

☆

بضمن تحریف فی القرآن

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ O

اور جولوگ اُسکے مطابق حکم نہ کریں جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے وہی کافر ہیں۔

حضرات تحریف قرآن کے سلسلے میں اتنا بتانا بیحد ضروری ہے کہ عقائد اسلام میں ایک بنیادی عقیدہ تحریف قرآن ہے مگر آج کل کئی ایک دعویداران شیعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ہے اور اکثر حضرات کو اس بات کا دھوکہ ہو گیا ہیکہ تحریف سے مراد آیتوں کی رَدّو بدل ایسا نہیں ہے کہ صرف آیتوں کی رد و بدل ہوئی ہے بلکہ کلام مجید میں جہاں جہاں اسماءِ آئمہ علیہم السلام تھے وہ تمام کے تمام نکال دئے گئے۔ اُسکی وجہ یہ ہے کہ اگر آئمہ معصومین علیہم السلام کے نام رکھتے تو کسی کی ناجائز خلافت نہ چلتی۔ اُنہیں غور کرنا چاہئے کہ جسوقت کے پیغمبر اسلامؐ نے کہا تھا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا دوسرے میرے اہلبیتؑ پس اُسی وقت کسی نے کہا تھا ہمیں کتاب خدا کافی ہے اور قرآن کس کس نے جمع کیا۔ عثمان و علیؑ نے قرآن کو جمع کیا۔ موجودہ قرآن عثمان کا جمع کیا ہوا ہے اور جو قرآن امام زمانہؑ کے ساتھ ہے وہ علی ولیؑ کا جمع کیا ہوا ہے۔ تحریف قرآن کو جو نہ مانے وہ شیعان عثمان قرار پائے اور جو تحریف قرآن کا قائل ہے وہ شیعان علیؑ مانے گئے۔

خداوند عالم فرمارہا ہے لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (جسکو سوائے اُن لوگوں کے جو پاک کردئے گئے ہیں کوئی چھوتا ہی نہیں)۔

تفسیر: تہذیب الاحکام میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مصحف کو ناپاک ہونے کی حالت میں نہ چھوا جائے اور جُنب ہونے کی حالت میں نہ چُھوا جائے اور نہ لٹکایا جائے نہ اُسکی ڈوری چھوئی جائے اور نہ اُسکے متعلقات اسلئے کہ خدا فرماتا ہے۔

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ O

احتجاج طبرسی میں ہے کہ جب عمر ابوبکر کیطرف سے خلیفہ بنائے گئے تو اُسنے جناب امیر المومنینؑ سے درخواستکی کہ وہ حضرتؑ اپنا قرآن مجید عوام الناس کو دیدیں تاکہ اُن لوگوں میں جو قرآن رائج تھا اُس سے مِلا کر دیکھ لیں اُن حضرتؑ سے گفتگو اُن لفظوں میں کی ''اے ابوالحسنؑ اگر آپ مناسب جانیں تو وہ قرآن لے آئیں جو ابوبکر کے سامنے لائے تھے تاکہ ہم سب کا اُس پر اجتماع ہو جائے'' حضرتؑ نے فرمایا افسوس اب اُسکے ملنے کا تمہارے لئے کوئی اور موقع نہیں میں ابوبکر کے پاس اُسکو اسلیئے لایا تھا تم پر حُجت ہو جائے اور تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ اس سے ہم بیخبر تھے نہ کہہ سکو کہ آپ اُسے ہمارے پاس لائے نہ تھے ورنہ جو قرآن مجید میرے پاس ہے اُسے تو سوائے مطہرون کہ یعنی اُن اوصیا کے جو میری اولاد سے ہونگے اور کوئی چُھو بھی نہیں سکتا۔ عمر نے کہا آیا اُسکے اظہار کا کوئی وقت بھی معین ہے حضرت نے فرمایا ہاں معلوم ہے جب میری اولاد میں سے قائم آل محمد عجہ قائم ہونگے وہ اسکو ظاہر بھی کرینگے اور سب لوگوں کو اُسی پر چلائینگے اور تمام قواعد و قوانین اُسی کے مطابق جاری ہونگے۔

ان حقایق کی روشنی میں شیعہ پس وہی ہوتا ہے جو عقائد اسلام میں سے عقیدہ تحریف کا قائل ہو۔ بعض نام نہاد علماء و ذاکرین قرآن کی وہ آیت جسکے لیئے خداوند عالم یہ فرمارہا ہے ''ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرینگے'' انہیں غور کرنا چاہیے کس قرآن کے بارے میں خداوند عالم یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اسکی حفاظت کرینگے آیا موجودہ قرآن یا وہ قرآن جو امام زمانہ عجہ کے ساتھ ہے۔ موجودہ دور میں یہ دیکھا گیا کہ کئی ایک قرآن کو جلا دیا گیا، ضائع کیا گیا، تحریف کیا گیا۔ ان باتوں سے تو یہ ظاہر ہوا کہ حفاظت نہیں ہوئی۔ وعدہ وعدہَ ربانی ہے۔ کسی عاجز کا وعدہ نہیں بلکہ قادرِ مطلق کا وعدہ ہے چنانچہ امام زمانہ عجہ کے ساتھ جو کلام مجید ہے وہ آیت نحن نزلنا الذکرہ --- الخ کی مکمل ترجمانی کر رہا ہے۔

۱) سورۃ البقرہ آیت ۲۳: وَ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ.

اصل تنزیل وَ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ فَاتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ.

اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر علیؑ کے بارے میں نازل کیا اگر اُس میں تمھیں کچھ شک ہو تو ویسی ہی ایک سورت تم بھی بنالاؤ۔

(بحوالہ عقائدالاسلام دراعتقادات انام ص ۲۰۷)

۱) سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴: وَ اِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا.

اصل تنزیل وَ اِذِ ابْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ بِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُّلْدِ عَلِيٍّ. قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا.

اور اُس وقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم کا اُسکے رب نے کلمات یعنی محمدؐ و علیؑ اور علیؑ کی اولاد آئمہ کے بارے میں امتحان لیا اور ابراہیم نے پورا کردیا (خدا نے) فرمایا میں تمکو کل آدمیوں کا امام مقرر کرنیوالا ہوں

(بحوالہ عقائدالاسلام دراعتقادات انام ص ۲۰۸)

۳) سورۃ البقرہ آیت ۲۵۷: وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ.

اصل تنزیل وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ اَوْلِيَائُهُمُ الطَّوَاغِيْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ.

اور جو منکر ہوگئے ولایت علی ابن ابی طالب کے اُنکے حمایتی طواغیت (شیاطین، بت) ہیں جو اُنکو نور سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

(بحوالہ عقائدالاسلام دراعتقادات انام ص ۲۱۰)

۴) سورۃ المائدہ آیت ۶۷: يَـٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ.

اصل تنزیل يَـٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فِيْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

اے رسولؐ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے علی کے بارے میں نازل کیا گیا ہے بتحقیق کہ علی مومنین کے مولا ہیں۔

(بحوالہ عقائدالاسلام دراعتقادات انام ص ۲۱۷)

۴) سورۃ المائدہ آیت ۳: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.

اصل تنزیل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بِاِمَامَةِ عَلِیٍّ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ بِوِلَایَتِهٖ.

آج میں نے تمہارا دین امامت علیؑ سے تمہارے لیئے کامل کردیا اور تم پرولایت کی نعمت کامل کردی۔

(بحوالہ عقائد الاسلام دراعتقادات انام ص ۲۱۶)

☆ ص ۸۴ ۔ آیت ۳۲۔ تفسیر ۲ ☆ ص ۱۰۳۔ آیت ۱۲۳۔ تفسیر ۴

☆ ص ۱۳۶ ۔ آیت ۔۵۹۔ تفسیر ۳ ☆ ص ۱۴۰۔ آیت ۶۴۔ تفسیر ۲

☆ ص ۸۰۸۔ تفسیر ۲ ☆ ص ۸۰۹۔ تفسیر ۳ ☆ ص ۸۵۰ آیت ۳۸۔ تفسیر ۴

☆ ص ۸۵۷ آیت ۶۷۔ تفسیر ۱ ☆ ص ۹۰۰۔ تفسیر ۲۔ آیت ۲۹

یہ حوالہ جات مقبول احمد صاحبؒ ۲ جلدی قرآن میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم. یا علیؑ ادرکنی

بضمن تشھد

حدیث قدسی

علی ابن ابی حمزہ بحوالہ امام جعفر الصادقؑ بیان کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے والد ماجد امام محمد باقرؑ سے اور انہوں نے اپنے آباء واجداد سے روایت کی کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے از جانب رب جلیل مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتا ہے "جس نے یہ جان لیا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ میرا بندۂ خاص اور رسولؐ، علیؑ ابن ابی طالبؑ میرا خلیفہ اور اسکی اولاد سے دیگر ائمہؑ میری زمین میں میری حجت ہیں۔ میں اسکو جنت میں داخل کرونگا اور اپنی بخشش سے اسکو جہنم سے نجات دونگا اور اپنی اور اسکے لئے اپنی کرامت کو واجب قرار دونگا اور اپنی نعمت اس پر تمام کردونگا اور اسکو میں اپنا خالص اور مخصوص بندہ بنالونگا۔ اگر مجھے پکاریگا تو میں اسکو لبیک کہونگا اور اگر مجھے بلائیگا تو میں اسکو جواب دونگا اور اگر مجھ سے کچھ مانگے گا تو میں عطا کروں گا۔ اگر وہ چپ ہوجائیگا تو میں خود (بولنے میں) پہل کرونگا اور اگر وہ برائی کریگا تو میں اس پر اپنا رحم کرونگا اور اگر مجھ سے بھاگے گا تو میں خود اسکو بلاؤنگا اور اگر (گناہ سے توبہ کیلئے) واپس آجائیگا تو میں اسکو قبول اور جسنے میرے معبود واحد ویکتا ہونیکی گواہی نہ دی یا میری گواہی تو دی مگر محمدؐ کے میرے بندے اور رسولؐ ہونے کی گواہی نہ دی یا انکی گواہی تو دی مگر علی ابن ابی طالبؑ کے میرے خلیفہ ہونے کی گواہی نہ دی یا انکی گواہی تو دے دی مگر ان کے بعد ان کی اولاد کی میری حجت ہونے کی گواہی نہ دی تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور اس نے میری عظمت کو حقیر سمجھا ۔میری آیات اور کتب کا انکار کیا۔ اگر اس نے میرا قصد کیا تو میں اس کے سامنے حجاب قائم کردونگا اور اگر اس نے مجھ سے کوئی سوال کیا تو میں اسکو محروم کردونگا۔ اگر اس نے مجھے صدا دی تو میں اسکی صدا نہیں سنونگا۔ اگر اس نے مجھ سے کوئی امید کی تو میں اسکو نامراد رکھونگا اور میری جانب سے اسکے لئے یہی جزاء ہوگی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ جیسا کرتے ہیں انکو ویسی ہی جزاء دیتا ہوں۔

(بحوالہ کتاب تذکرۃ العیسوب، ترجمہ ارشاد القلوب ص ۲۸۹)

نوٹ: فی زمانہ یہ دیکھا جارہا ہے کہ اکثر حضرات وصاحبانِ منبر اذان ونماز میں شھادت امیر المومنین واولاد معصومین علیہم السلام پڑھنے کی تاکید کررہے ہیں تفصیح اوقات نہ کرتے ہوئے پہلے فرقہ کا تعین کریں۔ اگر فرقہ کا تعین ہوجائے تو ازخود اذان ونماز میں تیسری شہادت لینا چاہیئے یا نہیں ازخود طئے ہوجائیگا۔ اخباری صرف اور صرف قرآن وعترتِ رسول خداؐ کے ماننے والے ہیں۔ اصولی قرآن، حدیث، عقل، اجماع پرعمل کرتے ہیں دونوں میں کونسا فرقہ ناجی ہے پہلے یہ طئے کریں۔

تَشَہُّد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَخَيۡرُ الۡاَسۡمَاءِ
كُلِّهَا لِلّٰهِ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ
لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَرۡسَلَهٗ بِالۡحَقِّ
بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا بَيۡنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشۡهَدُ اَنَّ رَبِّيۡ نِعۡمَ
الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعۡمَ الرَّسُوۡلُ وَاَنَّ عَلِيًّا نِعۡمَ الۡوَصِيُّ
وَاَنَّ الۡاَئِمَّةَ مِنۡ وُّلۡدِهٖ نِعۡمَ الۡاَئِمَّةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلۡ شَفَاعَتَهٗ فِيۡۤ اُمَّتِهٖ وَارۡفَعۡ
دَرَجَتَهٗ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ

اشعار

غیبت پہ مومنوں کا یقیں اور بڑھ گیا
پردہ اُٹھا کے نکلے ہیں جب سے خدا کے ہاتھ

ہمکو علیؑ سے کام نصیری سے کیا غرض
یہ اس خدا کے ہاتھ ہیں یا اُس خدا کے ہاتھ

پروفیسر عین الحسن حسنؔ فیض آبادی

محمدؐ نے پکارا کِس خدا کو
پتہ اُس نے دیا ہے کِس خدا کا

محمدؐ کو بلایا کِس خدا نے
وہاں جلوہ دِکھایا کِس خدا کا

آغا نصر اللہ عابدؔ

ذکر تصرفات بہت ہے مگر سنو
اللہ کے بھی لفظ پہ قبضہ علیؑ کا ہے

میر تقیؔ رضا امانت خانی

علیؑ کو بندہ کہتے ہوئے :: دو لمحے خود سونچی سونچ

علیؑ خدا ہے یا بندہ :: سونچتے سونچتے تھک گئی سونچ

☆☆☆☆☆

جو بھی باغی تھے حیرت زدہ رہ گئے

دوشِ احمدؐ پہ مولاؑ خدا ہوگئے

☆☆☆☆☆

وہ بے نیازِ اشارہ ہے بالیقیں سلمانؔ

مگر یہ سورۂ قُل ، میں ضمیرِ ھُو کیا ہے

☆☆☆☆☆

کہیں مولاؑ تو کہیں احمدؐ تو کہیں پر خالق

عارفو ذاتِ علیؑ زینہ بہ زینہ دیکھو

میر سلمانؔ رضا امانت خانی

دیکھ کر صُورتِ علیؑ کو خدا

بول اُٹھا کے انا لکھدینا

ایک ہی نام ہے دونوں کا علیؑ

درمیاں اُنکے خدا لکھدینا

سید علی رضا رضیؔ

بائے بسم اللہ کے اسرار اب جانے گا کون

یا علیؑ تجھکو پیمبرؐ کے سوا سمجھے گا کون

عرش پر جو اسم ہے کعبہ میں اُسکا جسم ہے

اک محمدؐ کے سوا اس بات کو مانے گا کون

معرفت کی آنکھ اب بینائی سے محروم ہے

آ گئے مولا اگر تو اُنکو پہچانے گا کون

قصور کیا تھا نصیری کا اے جہاں والو

جو آج تک ہے بیچارا خطا کے پہرے میں

ہے وجہہ اللہ علیؑ گر تو پھر نصیری بھی

خدا کو دیکھ رہا تھا علیؑ کے چہرے میں

بندۂ علیؑ ولی مُحبؔ فاضلی (پاکستان)